کاہلی

سرسید احمد خان

(1817ء۔۔۔۔۔۔1898ء)

تعارف:

سرسید کے موروث شاہ جہان کے عہد میں ہندوستان آئے تھے۔ مغلیہ دربار کے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ سرسید میں رواج زمانہ کے مطابق تعلیم پائی سب سے پہلے عدالت میں بطور سر رشتہ دار کام کیا پھر ترقی کر کے منصف ہوگئے گئے۔ سرکاری ملازمت کے باوجود سرسید احمد خان مسلمانان ہند کی اصلاح کے لئے برابر کوشاں رہے۔

تعلیمی کاوشیں:

انہوں نے پہلے انگریزی سکول مرادآباد اور غازی آباد میں کھولا ۔1875ء میں علی گڑھ سکول کی بنیاد رکھی جو بعدازاں ہندی مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی و ادبی رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اس رسالے کی نسل نے ہماری اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات ڈالے ۔

اسلوب نگارش:

سرسیدنے اردو میں مضمون کی صنف کو رواج دیا خود کثرت سے مضامین لکھے اور اپنے رفقاء سے قومی تعلیمی مذہبی اخلاقی موضوعات پر مضامین لکھوائے سرسید کا اسلوب نگارش سادہ بے ساختہ ہیں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق کا کہنا ہے:

"من جملہ بے شمار احسانات کے جو سرسید نے ہماری قوم پر کیے، ان کا بہت بڑا احسان اردو زبان پر ہے ۔انہوں نے زبان کو پستی سے نکالا، اندازِبیاں میں سادگی کے ساتھ وسعت پیدا کی۔ سنجیدہ مضامین کا ڈول ڈالا، جدید علوم کے ترجمے کرائے، بے لاگ تنقید اور روشن خیالی سے اردو ادب میں انقلاب پیدا کیا۔"

تصانیف : سرسید ایک بڑے مصلح اور معمار قوم ہونے کے اعلی درجے کے مصنف تھے۔ انہوں نے چھوٹی بڑی تین سے زائد کتابیں لکھیں۔ تقریریں، خطوط اور مضامین کے مجموعے ان کے علاوہ ہیں۔ ان کے اہم تصانیف میں" آثارالصادید"۔" اسباب بغاوت ہند"۔۔۔۔ شامل ہیں

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اوقات بسر کرنا	زندگی کے دن کاٹنا	بہ مجبوری	مجبور ہو کر
بےکار مباش	بےکار مت بنو	چنداں	اسی قدر
حاجت	ضرورت	حکیمانہ	دانش مندانہ
دلی قوی	دل کی طاقت	طبیعتِ ثانی	دوسری عادت

قمارنازی	جواکھیلنا	لاخراج دار	خراج یا محصول نادینے والا
وحشی	جنگلی	ولایت	ملک

سبق کا خلاصہ

اس وقت میں سرسید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ عائلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کا جو محنت سے جی چرانا کا ہلی ہے،روزمرہ کے کام ،محنت سے کام نہ، کرنا چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہیں بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو.یکار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہلی ہے ۔روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیےانسان کوہر ممکن محنت کرناپڑتی ہے مگرجن لوگوں کوزندگی کی تمام سہولتیں یسرآتی ہیں وہ محنت کی بجائےدلی قوی کوبیکارچھوڑدیتےہیں وہ جانوروں کی نانندہوجاتےہیں۔

کاہلی انسان کےاندرسےعزتِ نفس کولحہ بہ لحہ کم کردیتی ہے۔انسان کا ضمیربےحس اورمردہ ہوجاتاہے۔یہ خودی کےاحساس کوآہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔اورعزتِ نفس کو ختم کردیتی ہے۔ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنےاندرونی قوی کوزندہ رکھے۔

ایک ایسا نفس جس کی آمدنی اس کے اخراجات کےلیےمناسب ہووہ دلی قوی کوبےکارڈال دےتوآسائشوں کی ندولت وضع داروحشی بن جاتاہے۔سستی اورمختلف علتوں کوعادت بنالیتاہے۔یہ حوقیقت ہے کہ ہزاربارپڑھےلکھوں میں بہت کم ہیں جواپنی تعلیم اورعقل کو ضرورناکام میں لاتےہیں لیکن اگرانسان عارضی ضرورتوں کامنتظرہ کردلی قوی کوبےکارکردےتووہ کاہل، وحشی اورحیوان بن جاتاہے۔ہمارے ہم وطنوں کوقوت عقلی کام میں لانےکاموقع نہیں رہاتواس کاسبب کاہلی ہے۔ہمیں کاہلی دورکرنےکی فکرکرنی چاہیے۔کیونکہ اس کےنغیرقوم کی ترقی اوربہتری کی توقع عبث ہے۔

کاہل افرادگھروالوں اور معاشرے کے۔۔۔بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں کاہل افرادکی وجہ سے بے شمار مسائل پیدا ہوگئے ہیں ۔ کاہل افرادکی وجہ سے نوجوانوں کے اندر تعمیر و ترقی اور بڑھ چڑھ کر کام کرنے کا جذبہ کم ہوجاتا ہے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہوں اور اسے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دے تو اس کے عام شوق وحشیانہ ہوجائیں گے۔ وہ مختلف بری عادات کا عادی ہوجائے گا یعنی وہ ایک وضع دار وحشی بن جائے گا ۔

برصغیرمیں ایسے کام بہت کم ہیں جن میں قوی دلی اورقوتِ عقلی کوکام میں لانےکاموقع ملےجب کہ دیگرممالک میں اس کےمواقع بہت وسیع ہیں۔ہمارےیہاں اس کاسبب کاہلی ہے۔ہم نےاپنےدلی قوی کوبےکارچھواڑدیاہےحالانکہ کسی بھی انسان کےدل کوبےکارنہیں رہناچاہیے۔جب تک ہماری قوم کاہلی کونہیں چھوڑےگی اس وقت تک بہتری کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

سرسیدنےاس مضمون میں کاہلی جیسی عادات کاذکرکرتےہوئےکہتا ہےکہ انسان کاہلی میں پڑکراپنی صلاحیتوں کوضائع کردیتا ہے۔کاہلی وہ نہیں جوسچےدل سے محنت نہیں کرتابلکہ کاہل وہ ہے جودلی قوی کوبےکارچھوڑدے۔

مرکزی خیال:

کاہلی اختیارکرنےوالےاپنےقوائےدلی اورقوائےعقلی کوکام میں نہ لانےوالےناکام اورنامرادرہتے ہیں۔ہاتھ پہ ہاتھ دھرےبیٹھےرہنےسےذاتی یاقوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔اس لیےکچھ کچھ کرتےرہناچاہیے۔لوگ کاہلی کے معنی سمجھنےمیں غلطی کردیتےہیں۔کام کاج اور محنت سےجی چراناکاہلی نہیں بلکہ دلی قوی کوچھوڑدیناکاہلی ہے۔پیٹ بھرنےکےلیےانسان کو مجبوری محنت کرناپڑتی ہےمگرجن لوگوں کوزندگی کی آسائشیمیسرآتی ہیں وہ محنت کی بجائےدلی قوی کوبےکارچھوڑدیتے ہیں اورحیوان صفت ہوجاتےہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: انسان بھی مثل حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اس کی دلی قوی کی تحریک سُست ہوجاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تووہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑجاتا ہے۔اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتاہے۔اور اسانی صفت کھوکر پوراحیوان بن جاتاہے۔پس ہرانسان پرلازم ہے کہ اپنے اندرونی قوی کوزندہ رکھنےکی کوشش میں رہے اوراُن کوبےکارنہ چھوڑے۔

حولہ متن: سبق کانام: کاہلی

مصنف کانام: سرسیداحمدخان

حل لغت: مثل:کی طرح، حیوان:جانور، دلی قوی:دل کی طاقتیں، تحریک:حرکت، خصلت:عادت، مشغول:مصروف، صفت:خوبی۔

سیاق وسباق: سرسیداحمدخان نےکاہلی کے معنی سمجھانےکی کوشش کی ہے۔مصنف کےخیال میں لوگ کاہلی کے معنی سمجھنےمیں غلطی کرتےہیں۔وہ سمجھتےہیں کہ کام کاج اور محنت سےجی چراناکاہلی ہے،روزمرہ کےکام،محنت سےکام نہ کرنا،چلنےپھرنےمیں سستی کرناکاہلی ہےبلکہ وہ اس بارےمیں نہیں سوچتےکہ دلی قوی کو بےکارچھوڑدینابہت بڑی کاہلی ہے۔روح اور جسم کارشتہ قائم رکھنےکےلیےانسان کوہرممکن محنت کرناپڑتی ہے۔

کاہلی انسان کےاندرسےعزتِ نفس کولمحہ بہ لمحہ کم کردیتی ہے۔انسان کاضمیربےحس اورمردہ ہوجاتاہے۔یہ خودی کےاحساس کوآہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔اورعزتِ نفس کو ختم کردیتی ہے۔ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنےاندرونی قوی کوزندہ رکھے۔

تشریح:

انسان کوحیوان ناطق کہاگیاہے۔دوسرےحیوانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان ہے۔جب معاشرےمیں اس سےکام نہیں لیاجاتاتواس کی حیوانی خصلت ظاہرہوناشروع ہوجاتی ہےاورجسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتاہے۔یہاں یہ امرقابلِ ذکرہےکہ جب بھی انسان اپنی صفات کوچھوڑدیتاہےتووہ حیوان بن جاتاہے۔اس لیےانسان کےلیےضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہروقت کوشش کرتارہے،کیونکہ اگرایسانہیں کریگاتوانسان اپنےاندرموجودکام کرنےکی تمام صلاحیتوں اورخوبیوں کوضائع کردےگا،اورکاہلی اورسستی کاشکارہوکراپنےآپ کوبےکاراورضائع کردےگا۔اورایسےانسان سےبہتری کی توقع ہرگزنہیں کی جا سکتی۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) دلی قوی کو بےکار چھوڑدینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ دلی قوی کو بےکار چھوڑنے کا مطلب ہے کہ محنت و مشقت نہ کی جائے اور نہ اس کا شوق ہو۔

(ب) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہوجاتا ہے؟

جواب۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کاج محنت ومزدوری میں محنت و شستی نہ کرے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہوجاتا ہے۔

(ج) کسی نہ کسی بات کی فکروکوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب۔ کسی نہ کسی بات کی فکروکوشش میں مصروف رہنا اس لیے ضروری ہے کہ کیونکہ ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتا ہے جب بھی انسان اپنی صفات کو چھوڑدیتا ہے تو وہ حیوان بن جاتا ہے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش میں رہے اور ان کو بےکار نہ چھوڑے۔

(د) قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟

جواب۔ قوم کی بہتری اس طرح ممکن ہے کہ پوری قوم کام میں مصروف رہے۔ محنت ومزدوری کرے۔ کیونکہ محنت میں عظمت ہے۔ جو قومیں محنت کرتی رہتی ہیں ان کے قدم بہتری کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔

2۔ سبق "کاہلی" کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی نشاندہی (✓) کریں۔

1۔ روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے:

(الف) آرام (ب) محنت

(ج) سفارش (د) خوشامد

2۔ لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں:

(الف) بےفکر رہنے والے (ب) خوش گپیاں کرنے والے

(ج) روزانہ محنت کرنے والے (د) خودمیں مگن رہنے والے

3۔ ہر ایک انسان پر لازم ہے:

(الف) اپنے نارے میں سوچے (ب) مزے دار کھانے کھائے

(ج) حقے میں دھواں اڑائے (د) اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے

4۔ قوکی بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے:

(الف) کاہلی چھوڑکر (ب) فکرمندی چھوڑکر

(ج) خوش وخرم رہ کر (د) پریشان رہ کر

درست جوابات:

1	2	3	4
ب	ج	د	الف

3۔ موزوں الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) اٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سُستی کرنا کاہلی ہے۔
(نیند، کاہلی، بےکاری، بےعملی)

(ب) جب اس کے دلی قوی کی تحریک سُست ہوجاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑجاتا ہے۔ (انسانی خصلت، حیوانی خصلت، حیوانی جبلت، انسانی کمزوری)

(ج) ہمارے ملک میں، جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں رہا، اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے کاہلی اختیار کی ہے۔ (نیند، کاہلی، بےکاری، بےعملی)

(د) کسی شخص کے دل کو بےکار نہیں پڑا رہنا چاہیے۔ (مصروف، بےکار، فکرمند، غم زدہ)

4۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

جواب۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
کاہلی	چستی	عقل	بےعقل
عارضی	مستقل	وحشی	مہذب
شک	یقین	مصروف	بےکار

5۔ درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں:

جواب۔ (الف) دلی قوی کو بےکار چھوڑنا سب سے بڑی کاہلی ہے۔ (✓)

(ب) ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے ضروری ہے۔ (×)

(ج) یہ سچ نہیں ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور پڑھنے میں ترقی بھی کرتا ہے۔ (×)

(د) کاہلی ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں لوگ غلطی کرتے ہیں۔ (✓)

6۔ اعراب لگا کر تلفظ واضع کریں۔

قَوِی، کَاہِلی، تَحرِیک، رَفع

7۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آمدنی اس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اس کے حاصل کرنے میں اسے چنداں محنت و مشقت کرنی نہ پڑے، جیساکہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں

اور لااخراج اداروں کا حال تھا اور وہ اپنی دلی قوی کو بھی بےکار ڈال دے تو اس کا حال کیا ہوگا۔ یہی ہوگا کہ اس کے عام شوق وحشیانہ باتوں کی طرف مائل ہوتے جاویں گے۔

جواب۔ حوالہ متن: **سبق کا نام:** کاہلی

مصنف کا نام: سرسید احمد خان

حل لغت: آمدنی: کمائی، اخراجات: خرچ، چنداں: تھوڑی سی، لااخراج: جو خراج نہ دے، دل قوی: دل کی طاقتیں، نائل ہونا: راغب ہونا۔

سیاق و سباق:

سرسید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت سے جی چرانا کاہلی ہے، روزمرہ کے کام، محنت سے کام نہ کرنا، چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو بےکار چھوڑدینا بہت بڑی کاہلی ہے۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے۔ کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کردیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بےحس اور مردہ ہوجاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔ اور عزتِ نفس کو ختم کردیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

تشریح:

ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہوں۔ اسے اپنی آمدنی کو حاصل کرنے کے لیے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قوی کو بےکار چھوڑدے، تو اس کی زندگی کے عام شوق وحشیانہ ہوجائیں گے اور وہ وحشیانہ طور طریقے اپنائے گا۔ قمار نازی اور تماش بینی کا عادی ہوجائے گا۔ کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کردیتی ہے۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کاج محنت ومزدوری میں محنت وحشی نہ کرے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہوجاتا ہے۔ یہی عادات وحشی انسانوں میں ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وحشی بدسلیقہ ہوتے ہیں اور یہ وضع دار وحشی ہوتا ہے۔